رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر

چندہ

قاضی محمد ظہور الدین اکمل ــــ دو روپے آٹھ آنے

جلد ۲ | ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء ٭ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر ۲۰

قادیان کی یاد

دارالامان کی مجھ کو دوری ستا رہی ہے
اس کی جدائی میرا تن من جلا رہی ہے

فرقت میں اس کی سینہ آتش فشاں ہے میرا
منت و ریوں کی بدلی بجلی گرا رہی ہے

بادِ صبا یہ میرا پیغام اس سے کہنا!
گر کوچۂ صنم کی جانب تو جا رہی ہے

فرقت میں مضمحل ہوں! ہو اک نظر خدارا
جلدی خبر لو میری جاں لب پہ آ رہی ہے

حسرت نصیب کر کے! فرقت نصیب کر کے
دردِ الم سے قسمت دل کو دکھا رہی ہے

یادِ وطن جگر میں لیتی ہے چٹکیاں سی!
دیدار کی ہوس میں! جاں تن سے جا رہی ہے

خوں رو رہی ہیں ہر دم مشتاق دید آنکھیں
اور آہ قلبِ مضطر! دھوئیں اڑا رہی ہے

ہٹ جاؤ بادلو تم! تا عرش تک تو پہنچے!
لینے کو رحم رحمٰں یہ آہ جا رہی ہے

حیران ہیں فرشتے! کس غمزدہ کی ہے آہ
یوں بے طرح جو عرشِ اعظم ہلا رہی ہے

کیوں اے شمیم تجھ میں ہے اتنی بیقراری
لَاتَقْنَطُوْا کی آیت پڑھ کیا بتا رہی ہے

ہاں! سن ندا ئے دلکش کیا دے رہی ہے رحمت
دورِ خزاں گیا سب۔ فصلِ گل آ رہی ہے

تیری دعا و زاری پہنچی ہے بارگاہ میں
ایامِ وصل خوش ہو! نزدیک لا رہی ہے

[illegible]

منٹگمری میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

اباجان کی تبدیلی لائلپور سے منٹگمری کی ہو گئی اور چونکہ درس جاری ہونے کے ہم قادیان چلے گئے اور درس کے اختتام پر ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۸ء کو ہم سب بخیریت منٹگمری پہنچے اور بروز جمعہ بتاریخ ۲۱ر ستمبر ۱۹۲۸ء خدا تعالیٰ کے فضل سے اباجان نے لجنہ قائم کرنیکے لئے اعلان کردیا کہ سب احمدی بھائی اپنے اپنے گھر کی مستورات کو بروز اتوار بتاریخ ۲۳ر ستمبر ۱۹۲۸ء پہنچادیں تاکہ لجنہ اماء اللہ کی بنیاد ڈالی جائے چنانچہ ۲۳ر تاریخ بروز اتوار بوقت صبح سات بجے اکثر احمدی بہنیں ہمارے غریب خانے پر تشریف لائیں۔ باتفاق رائے اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب صدر تجویز ہوئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے چندہ دینے پر مختصر سی تقریر کی۔ پھر سب بہنوں نے ملکر دعا کی اسکے بعد چندہ جمع ہونا شروع ہوا اور مندرجہ ذیل بہنوں نے چندہ دینے میں حصہ لیا:-

اہلیہ صاحبہ جان محمد صاحب تھانیدار صاحب	عگار
اہلیہ صاحبہ سید محمد شاہ صاحب	عہر
اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب	۸ر
والدہ جان محمد صاحب تھانیدار	عہر
رقیہ بیگم بنت جان محمد صاحب تھانیدار	۴ر
صفیہ بیگم " " "	۴ر
اہلیہ صاحبہ سید غلام حسین صاحب	۴ر
صفیہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب	۴ر
محمودہ بیگم " " " "	۴ر
مبارکہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب	۴ر
ممتاز بیگم " " "	۴ر
اہلیہ صاحبہ شیخ حسین بخش صاحب	عہر
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل۔	عگار
والدہ صاحبہ " " "	عگار
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب	عگار

کل رقم — روپے ۱۳ آنے ۴ —

سیکرٹری امۃ السلام بنت سید محمد شاہ صاحب تجویز ہوئیں۔
خاکسار محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب احمدی بخاری
قائم مقام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

خواتین جماعت احمدیہ کے لئے

لنڈن کی مسجد فضل احمدی خواتین کے روپیہ سے تعمیر ہوئی ہے اس لئے احمدیہ مشن لنڈن کا خرچ ہماری جماعت کی خواتین کو ہی برداشت کرنا چاہیئے سردست ایک تیسرے ضروری مبلغ نومسلم انگریز کے لئے اس سال کا خرچ چار ہزار روپے اور فاضلہ خرچ سالہا سابقہ ۵ ہزار کل ۹ ہزار روپیہ مستورات جمع کردیں۔ قادیان میں ابتدائی تحریک پر پانسو کے وعدے ہو چکے ہیں۔ امید ہے ایک ہزار روپیہ ہو جائیگا۔ بقیہ رقم بیرونی جماعتہائے احمدیہ کی خواتین اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتی ہوئی جلد تر پوری کردیں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

KHILAFAT LIBRARY

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق فیصلہ اپنے مخالفین سے

(نمبر ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرقان حمید سے اپنی صداقت کے دلائل دینے کے علاوہ اپنے جمیع مخالفین سے کئی ایک فیصلہ کے طریق پیش کیے ہیں۔ تا کسی نہ کسی طریق سے نیک روحیں راہ راست کی طرف آسکیں۔ مثلاً آپ اپنے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں:۔

"لیکن آج ۵ رمئی ۱۸۹۴ء کو میرے دل میں ایک خیال آیا ہے۔ کہ ایک اور طریق فیصلہ کا ہے۔ شاید کوئی خدا ترس اس سے فائدہ اٹھاوے اور انکار کے خطرناک گرداب سے نکل جاوے۔ اور وہ طریق یہ ہے کہ میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو۔ وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیماروں کو لیکر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کیلئے تقسیم کر لیں پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جاوے یا دوسرے کے مقابل پر اسکی عمر زیادہ کی جاوے وہی فریق سچا سمجھا جاوے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آویگا یا تو خدا اسکو بکلی صحت دیگا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اسکی عمر بڑھا دیگا۔ اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں لیکن یہ شرط ہوگی کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ خود اور ایسا ہی دس اور مولوی یا دس رئیس جو اسکے ہم عقیدہ ہوں یہ شائع کر دیں کہ در حالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائیں گے اور میری جماعت میں داخل ہونگے اور یہ اقرار تین نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرائط ہونگی...... اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے نومید ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ جان بچائیگا۔ اور احیاء موتیٰ کے رنگ میں ایک نشان ظاہر کریگا اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ ہو جائیگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود"

KHILAFAT LIBRARY

(۲)

ایک پیر جی کے وسوسہ کہ کیوں یہ تمہاری وحی از قبیل اضغاث و احلام اور حدیث النفس نہیں ہے کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں۔ اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں۔ یعنی دنیا میں ہزارہا انسان اُنکے گواہ ہیں۔ مگر گذشتہ نبیوں کے معجزات اور پیشگوئیوں کا ایک بھی زندہ گواہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ باستثناء ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ کہ آپ کے معجزات اور پیشگوئیوں کا میں زندہ گواہ موجود ہوں۔ اور قرآن کریم زندہ گواہ موجود ہے۔ اور میں وہ ہوں۔ جس کے بعض معجزات اور پیشگوئیوں کے کروڑہا انسان گواہ ہیں۔ پھر اگر درمیان میں تعصب نہ ہو۔ تو کون ایماندار ہے۔ جو واقعات پر اطلاع پانے کے بعد اس بات کی گواہی نہ دے۔ کہ درحقیقت اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہر ایک پہلو سے **قوی** اور بہت زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی اندھا انکار کرے تو ہم موجود ہیں ہمارے گواہ موجود ہیں۔ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ۔ پھر جس حالت میں صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے **معجزات** اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔ تو آپ خود سوچ لیں۔ کہ اس وحی الٰہی کو اضغاث احلام اور حدیث النفس کہنا درحقیقت تمام انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا ہے۔ اور اگر شک ہو۔ تو خدا تعالیٰ کا خوف کر کے **ایک جلسہ کرو**۔ اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سنو اور ہمارے گواہوں کی شہادت رویت جو حلفی شہادت ہوگی قلمبند کرتے جاؤ۔ پھر اگر آپ لوگوں سے ممکن ہو تو باستثناء ہمارے نبی کریمؐ کے دنیا میں کسی نبی یا ولی کے معجزات کو ان کے مقابل پیش کرو لیکن نہ قصوں کے رنگ میں بلکہ رویت کے گواہ پیش کرو۔ کیونکہ قصے تو ہندوؤں کے پاس بھی کچھ کم نہیں۔ قصوں کو پیش کرنا تو ایسا ہے جیسے کہ گوبر کا انبار مشک عنبر کے مقابل پر۔ مگر یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیشگوئیوں کی نظیر جو میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ"

(۳)

گذشتہ چند سال ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں غیر احمدیوں کے جلسے پر حضرت مسیح موعودؑ کے برخلاف کہہ رہے تھے کہ میر قاسم علی صاحب نے مقرر موصوف کو کہا۔ کہ مولوی صاحب کیا آپ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں اور آنیوالا آسمان سے نازل ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ پہلے نقد انعام لاؤ ہم قسم کھا دینگے۔ جس پر میر صاحب موصوف فوراً ہی کئی سو روپیہ نقد

لے آئے۔ اور حلفیہ قسم کھانے پر اُسی وقت سب کے سامنے انعام دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن مولوی صاحب نے حسب عادت قسم نہ کھائی اور ٹال مٹولا کر دیا۔ اسی طرح اور کسی مولوی صاحب نے قسم کھانے کی جرأت نہیں کی۔ لیکن انکے مدمقابل حضرت مسیح موعودؑ اس طرح قسم کھاتے ہیں:۔

KHILAFAT LIBRARY

۱۔ "اے قدیر خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما

۲۔ اے کہ مے داری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

۳۔ گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر

۴۔ پارہ پارہ کُن منِ بدکار را
شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را

۵۔ آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تبہ کُن کارِ من

القصہ آپؑ نے بالکل سچ فرمایا ہے ؎
کبھی نُصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

طالبِ دُعا

زینب بی بی از ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
اہلیہ محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر

سلسلہ احمدیہ کی تائید میں مضمون
خواتین کی طرف سے آنے چاہئیں۔

ترقی مصباح

مجھے مصباح کی ترقی کی جسقدر آرزو اور تمنّا ہے اتنی شاید ہی کسی کو ہو۔ میں ہمیشہ اسکی ترقی اشاعت کی تدبیریں سوچا کرتی ہوں۔ مگر بیشتر خیالات سطح تصوّر پر قصر بر آب بن بن کر مٹ جاتے ہیں۔ اور کارہائے گوناگون اور نیز مصروفیتوں کی وجہ سے صفحہ کاغذ پر جلوہ گر نہیں ہونے پاتے۔

ان تمہیدی امور کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ آمدم برسرِ مطلب۔

(۱) یہ مسلمہ امر ہے کہ اخبارات کی کامیابی کا راز صرف اسکی کثرت اشاعت پر ہی منحصر نہیں بلکہ بیشتر کامیابی اشتہارات سے حاصل ہوتی ہے۔ جس پرچے میں اشتہارات نہ چھپتے ہوں اسکی ظاہری حالت بمشکل ہی اچھی رہ سکتی ہے۔ ہاں اگر کافی سرمایہ پاس ہو جو پرچے کی ظاہری و معنوی حالت کو سنوارنے کے متعلّق خرچ کیا جائے۔ تو البتہ ایسا ہو سکتا ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات ہرگز اس امر کی متحمل نہیں ہو سکتیں کہ اسپر زیادہ سرمایہ ظاہری حالت کو بہتر بنانے کے لئے لگایا جائے۔

ہاں اسکی صرف دو ۲ ہی تدابیر ہو سکتی ہیں ایک تو بہنیں اسکے لئے خریدار مہیّا کریں دوسرے اشتہارات شائع کیے جائیں جن کی آمدنی رسالہ کی بہتری و ترقی پر خرچ کی جائے۔

اُمید ہے کہ بہنیں انکے لئے خریدار مہیّا کرنیکی کوشش

کرینگی اور جو بہنیں پہلے سے کوشش کرتی ہیں وہ اور زیادہ مستعدی دکھائینگی۔ کیونکہ یہی ہمارا قومی واحد رسالہ ہے اور اسکی ہر صورت سے مدد کرنا ہمارا قومی فرض ہے چنانچہ آج میں بھی ایک خریدار مصباح کو دیتی ہوں۔

اشتہارات حاصل کرنے کیلئے زنانہ پرچوں میں اشتہار دیئے جائیں اور نرخ کا اعلان کر دیا جائے تو بہت سے با تہذیب اور شائستہ اشتہارات مل سکیں گے۔

ہاں اشتہارات میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسے اشتہارات جو شریف بیبیوں اور لڑکیوں کی نظروں سے گذرنے کے قابل نہ ہوں اور فضول یا حد تہذیب سے گرے ہوئے ہوں وہ ہرگز نہ قبول کیے جائیں۔

(۲) اخبار کے سرورق کا کاغذ بچوں کے پڑھنے اور کثرت استعمال کی وجہ سے پھٹ کر اڑ جاتا ہے۔ جس سے مضامین نامکمل ہو جاتے ہیں۔ اس شکایت کو رفع کرنے کیلئے بہتر یہی ہے کہ سرورق پر سوائے تاریخ وغیرہ کے اور کچھ نہ لکھا جائے۔ بلکہ اس صفحہ میں صرف اشتہارات شائع ہوا کریں۔ تاکہ مضمون والے صفحات پھٹنے اور میلے ہونے سے محفوظ رہیں۔ اور سال کے اختتام پر سرورق نکال کر جلد بندھوا لیجائے۔

ہاں اگر زیادہ اشتہارات چھپنے کے لئے حاصل ہو جائیں تو علیحدہ صفحہ پر چھاپے جائیں۔ جسکا اخبار سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور نہ وہ اخبار کے صفحات کی گنتی میں شامل ہوں۔

(۳) صفحات کی گنتی ہر سال کے پہلے نمبر سے شروع ہو اور سال کے آخیر نمبر پر ختم ہو۔ ہر اخبار کے صفحوں کا شمار الگ الگ نہ ہو بلکہ سال بھر مسلسل ایک سلسلہ گنتی کا چلا جائے تاکہ جلد بندھوانے کے بعد اخبار کی شکل میں نہیں بلکہ کتاب کی شکل میں ہو جائے۔ یا ایک سدا بہار گلشن ہو جائے جس میں اقسام ہائے گوناگون کے گلہائے رنگین کھلے ہوئے ہوں جسے نہ خزاں کا خوف نہ طوفان کا ڈر۔

(۴) پرانی نظمیں جو بعض بہنیں نقل کر کے بھیجدیتی ہیں انہیں ہرگز نہ چھاپا جائے۔ کیونکہ اکثر مشہور نظمیں جو وقتاً فوقتاً لوگوں کی نظروں سے گذرتی رہتی ہیں۔ وہی نقل کر کے بہنیں بھیجدیتی ہیں جس سے رسالہ کی دلچسپی میں فرق آجاتا ہے۔ اور پرانی نظمیں پڑھنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ ہاں کوئی عمدہ نظم ہو تو نقل کر کے بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ بہنوں کو بھی چاہیئے کہ ایسی نظمیں نہ بھیجا کریں کیونکہ نہ چھپنے کی صورت میں انکی دلشکنی ہو گی۔

KHILAFAT LIBRARY

(۵) ایسے مضامین جو ننھی لڑکیاں لکھ کر بھیجدیتی ہیں جن میں صرف اس بات کا اعادہ ہوتا ہے کہ سچ بولو نماز پڑھو روزہ رکھو وغیرہ ایسے مضامین نہ شائع کیئے جائیں۔ کیونکہ ایک ہی قسم کے مضامین بار بار چھپنے اور ایک ہی بات کا بار بار اعادہ کرنے سے اسکا اثر جاتا رہتا ہے۔ اور اسکے پڑھنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔

تجربہ کار بہنیں اور تعلیم یافتہ لڑکیاں کارآمد اور ضروری مضامین پر قلم اٹھائیں۔ اور مضامین لکھتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں:۔

(۱) جو موضوع انتخاب کریں وہ کارآمد و مفید ہو۔

(۲) خشک اور بے اثر نہ ہو۔ ایک بات کا بار بار اعادہ

نہ کیا جائے مثلاً کسی موضوع پر ایک مضمون نکل چکا ہے اگر اسی موضوع پر کوئی پھر مضمون لکھنا چاہے تو چاہیئے کہ جو باتیں اس مضمون میں بیان ہو چکی ہیں انکو نہ لکھے بلکہ نئے طرز سے لکھے۔ یعنی پہلے مضمون میں کسی حدیث یا قرآن سے اسکے متعلق حوالہ دیا گیا ہے تو پھر اسکو نہ لکھیں۔ دلچسپ اور مؤثر طریقے پر لکھیں کہ اس کے پڑھنے سے طبیعت اچاٹ نہ ہو بلکہ دل میں ایک قسم کی اُمنگ پیدا ہو۔

بہر کیف میں نے تو ضمناً ان باتوں کا تذکرہ کر دیا جو مضمون نگار بہنوں سے متعلق ہے۔ ورنہ میرا روئے سخن اسوقت جناب ایڈیٹر صاحب عٰلہ کی طرف ہے۔ اور میں اُمید کرتی ہوں کہ جناب ایڈیٹر صاحب اسپر غور فرما کر اپنے خیالات کا اظہار اسی پرچہ میں کرینگے۔ اور پسندیدگی کی صورت میں اسپر عمل فرمائینگے کیونکہ شب و روز میری یہی خواہش ہے کہ مصباح ہر حیثیت سے ایک عمدہ اخبار ہو اور ظاہری اور معنوی حالت قابل پسند ہو۔ اور اسکے مضامین مفید کار آمد ہوں نہ کہ بچوں کی دلشکنی کی خاطر فضول مضامین سے صفحے سیاہ کیئے جائیں۔

ہاں ایک بات میں لکھنا بھول گئی۔ کہ جو باتیں پہلے یا دوسرے صفحے پر بات چیت کے طور پر لکھی جاتی ہیں۔ اس کا سلسلہ ضرور جاری رہنا چاہیئے۔ مگر اخیر میں "بزم نسواں" یا "بزم خواہرت" در "بزم مصباح" کے تحت میں لکھی جائیں۔ جس میں ضرورت مند بہنیں کوئی بات ایک دوسرے سے پوچھیں یا دعا کیلئے لکھیں۔ اور قادیان کی ضروری خبریں شائع ہوا کریں۔

مصباح سے دلچسپی رکھنے والی بہنوں سے استدعا ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ خصوصاً محترمہ بہن امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے التماس ہے کہ اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمائیں۔ اور نیز یہ بھی عرض ہے کہ آجکل آپکے گوہر بار مضامین نہیں شائع ہوتے۔ اپنے قومی واحد رسالہ کی طرف توجہ فرمائیے کیونکہ سب بہنیں آپکے مضامین کی مشتاق رہتی ہیں۔

راقمہ لئیقہ بیگم (کلکتہ)

عٰلہ مصباحی بہنیں خود اپنا اخبار چلائیں اور اسے بہتر سے بہتر بنائیں۔ دیگر آراء جمع ہونے پر مناسب اصلاحیں کی جائینگی۔ (ایڈیٹر)

مہمان و میزبان

میں اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں مہمان اور میزبان کے متعلق چند باتیں پیش کرتی ہوں۔ مہمانی اور میزبانی کی برکتیں کسی تصریح کی محتاج نہیں ہیں انکا صاف اور کھلا مفہوم یہ ہے کہ آپس میں محبت و ارتباط قائم ہو اور اس مہمانی اور میزبانی سے غیر بھی اپنے ہو جاتے ہیں بلکہ یوں کہو کہ دشمن بھی عزیز اور دوست بنجاتے ہیں۔ اور اسی راہ و ربط کے نہ جاری رکھنے سے قریب تر عزیزوں اور رشتہ داروں میں محبت کی کمی ہو جاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

میری اوپر کی چند سطور سے بہنیں بخوبی اندازہ فرما سکتی ہیں کہ مہمانی اور میزبانی کس قدر ضروری ہے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ جو چیز۔ استفادہ اپنے اندر فوائد رکھتی ہے وہ ہر قسم کے نقصانات اور خرابیوں سے پاک ہو۔ ورنہ اس کے فائدے کی بجائے اُلٹا نقصان ہوگا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے ہندوستانی اور بالخصوص پنجابیوں میں جو مہمانی اور میزبانی ہوتی ہے اکثر اُن پر بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہیں اور اکثر اوقات مہمان اور میزبان دونو کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ موجودہ طریقہ مہمانی اور میزبانی پر غور کیا جائے اور اس کی اصلاح بھی کی جائے۔

سب سے پہلی غلطی یہ ہے کہ اس موجودہ زمانہ میں باوجود تار اور ڈاک کے ہر بڑے شہر سے لیکر گاؤں تک جاری ہونے کے مہمان اپنے میزبان کو اطلاع نہیں دیتے جس سے ان ہر دو کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس طرح مہمان کا بے تحاشا کسی کے گھر میں داخل ہونا خلاف تہذیب بھی ہے۔ ایسی حالت میں اکثر ایسا اتفاق بھی ہوتا ہے کہ گھر والے کھانے وغیرہ سے فراغت پا چکے ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں انکو مہمان کی تشریف آوری پر بجائے خوشی ہونے کے تشویش ہوتی ہے۔

بعض اوقات مہمان ریل گاڑی سے رات کے بارہ (۱۲) بجے اُترتے ہیں۔ گھر والے آرام سے سوئے ہوتے ہیں کہ یکایک کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ ایسے وقت میں تو میزبان کے واسطے ایک قسم کی آفت ہی پیش آتی ہے۔ بعض اوقات گھر والوں کے پاس کافی جگہ ہی نہیں ہوتی اگر انہوں نے طوعاً کرہاً جگہ کا انتظام کیا تو خیر سے ہمارے پنجابی طریقہ کے برخلاف ہے کہ اپنا بستر گھر سے لیکر چلیں۔ اب اسکو بستر کی فکر ہوتی ہے اور اگر سردی کا موسم ہو تو پھر تو کیا مہمان اور کیا میزبان دونو کی حالت کا اندازہ کرنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر اسکے ماسوا بعض دفعہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر میزبان نے اپنی تکلیف سے بچنے کے لئے یا مہمان کو آرام پہنچانے کی غرض سے الگ مکان کا انتظام کیا تو مہمان کو وہ بہت برا معلوم ہوا۔

۱۹۲۶ء میں قادیان جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم نے بڑی محنت سے ایک بڑا مکان ایک سکھ صاحب کا بمنت تمام لیا مہمان تشریف لائے اور انکو تھوڑی دیر گھر میں بٹھا کر پانی پلا کر اس مکان میں لیکر گئے تو انہوں نے ناپسند کیا اور کہا کہ وہاں اپنے دالان میں جگہ دیدو حالانکہ وہاں اُن کے مرد لوگ آسانی سے آجا نہ سکتے تھے۔ اور وہ کچھ خفا سے ہی رہے کیونکہ ہمارے گھر میں بھی شادی تھی اور قریبی رشتہ دار موجود تھے۔ اکثر میں اپنی پنجابی رسموں اور بیہودہ پیار پر حیران ہوتی ہوں۔ شریعت میں یہ امور درج ہیں جنکو دوسری قومیں بڑی خندہ پیشانی سے کر رہی ہیں مگر اب تک بعض احمدی بھی اسکو ناپسند کرتے ہیں۔

انگریزوں کو دیکھو۔ اگر انکا میزبان ایک چھوٹا سا کمرہ بھی اپنے مہمان کے واسطے لے رکھتا ہے تو وہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہے۔

عربوں میں دستور ہے کہ جب وہ مکان بناتے ہیں تو اس میں تعمیر کے وقت ہی سے مہمان کے واسطے

الگ گھر تجویز کر لیتے ہیں۔

اِن دو باتوں کے سوا تیسری ایک یہ بات بھی ہے کہ بعض میزبانوں کی طبیعت میں تکلّف کا مادہ بہت ہوتا ہے جس سے اُن کا مہمان بھی تنگ آجاتا ہے۔ تکلّف کرنے سے کھانے کو تیار کرنے میں بھی دیر لگتی ہے جس سے ضرور ہے کہ مہمان کو تکلیف ہو۔ اور ایسی صورت میں میزبان بھی اپنے مہمان کو دیر تک رکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ اور اسکو اپنے اس عزیز کے آنیکی خوشی اپنی تکلّف والی طبیعت کے سبب سے اسکے مہمان کے ہوتے ہی ناخوشی سے مبدّل ہو جاتی ہے۔ حضرت سعدی رحمت اللہ علیہ کا قول کس سے بھولا ہوا ہے۔ آپ شیراز سے کسی دوسرے شہر میں تشریف لیگئے وہاں اپنے کسی دوست کے گھر تشریف فرما ہوئے تو آپنے دیکھا کہ دوست کی طبیعت میں بے حد تکلّف کا خیال ہے جب کھانا چنا گیا تو آپنے فرمایا کہ "ہائے دعوتِ شیراز۔" صاحب خانہ یہ سمجھا کہ کھانے کے اہتمام میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی۔ تب اس نے دوسرے وقت میں اور بڑھکر تکلّف کیا۔ لیکن پھر بھی شیخ صاحب کا وہی مقولہ کہ ہائے دعوتِ شیراز۔ اور حضرت سعدیؒ نے اپنا سفر مختصر کر کے جلدی واپس لوٹ جانیکا ارادہ کر لیا۔ اور اپنے میزبان سے رخصت ہوئے۔ کچھ مدّت کے بعد وہی میزبان شیخ صاحب کے ہاں مہمان ہوا آپ بڑی خندہ پیشانی سے اُن کے پاس تشریف فرما رہے پھر اندر سے جو روزانہ کھانا ہوا کرتا تھا لا کر اپنے مہمان کے سامنے رکھا اور فرمایا بسم اللہ کیجئے۔ مہمان کچھ حیران سا ہو گیا۔ کھانا کھا چکنے کے بعد شیخ صاحب نے فرمایا دعوتِ شیراز سے میرا مُدّعا یہی تھا۔ آپنے میرے لئے بہت کچھ تکلیف اُٹھائی جسکے سبب میں آپکے ہاں دیر تک نہ ٹھیر سکا اور نہ وہ اپنا ضروری کام کر سکا اب آپ جسقدر مدّت رہنا چاہیں رہیں آپ جتنی مدّت رہینگے میری خوشی بڑھتی جائیگی"۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اور خصوصاً احمدیوں کو اِن اسلامی احکام کی پابندی کی توفیق عطاء فرمائے جس سے دُنیا کی دوسری قومیں فائدہ اُٹھا رہی ہیں ٭ راقمہ اہلیہ بابو محمد ایوب احمد صاحب سٹیشن ماسٹر ٹانگانیکا۔ افریقہ۔

قدرت کا عظیم الشان عطیہ
ہوا

(نمبر ۱)

مولا! تیری رحمانیت کے قربان۔ ہوا جیسی نعمت جسکے بغیر ایک منٹ گذارنا ناممکن ہے۔ تُو نے ہمیں بالکل مُفت کسقدر افراط سے عطا فرمائی ہے۔ خوراک کیلئے انسان کو ہزار جدّوجہد کرنی پڑتی ہے۔ پانی کیلئے اور نہیں تو برتن اُٹھا کر پینا ہی پڑتا ہے۔ مگر ہوا ہے کہ بغیر ہمارے منشا اور ارادہ کے خود بخود پھیپھڑوں میں آتی اور نکلتی رہتی ہے۔

آکسیجن (بادِ نسیم) اور کاربانک ایسڈ گیس (بادِ سموم) ہوا کے دو بڑے جزو ہیں۔ ہماری زندگی کا انحصار آکسیجن پر ہے۔ آکسیجن کے ذریعہ ہمارا

خون ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف ہوتا ہے۔ اس سے جسم کی حرارت قائم رہتی ہے۔ اور کام کرنیکی طاقت آتی ہے۔ ہمارے اندر سے جو گندی ہوا نکلتی ہے۔ اسے کاربانک ایسڈ گیس کہتے ہیں۔ یہ ہوا ہمارے لئے نہایت خطرناک ہے۔ ہم جو ہوا سانس کے ذریعہ باہر نکالتے ہیں۔ وہ تازہ ہوا میں ملکر اسے کثیف بنا دیتی ہے۔

امید ہے۔ ناظرات مصباح نے اب بخوبی سمجھ لیا ہوگا۔ کہ ڈاکٹر شہروں کی نسبت دیہاتی زندگی کو کیوں عمدہ اور ممد صحت خیال کیا کرتے ہیں؟

جس مقام پر جتنی زیادہ آبادی ہوگی۔ اور جسقدر زیادہ جاندار اپنے سانس کے ذریعہ ہوا کو کثیف اور گندہ کرتے ہونگے۔ اس جگہ کی ہوا اسی قدر ناصاف اور مضر صحت ہوگی۔ بہنوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہوگا کہ دیہات کے باشندے شہروں کے رہنے والوں سے بدرجہا تندرست اور صحتمند رہتے ہیں۔ اسکی وجہ محض یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو خالص ہوا میں زندگی بسر کرنے کا موقعہ بہت زیادہ ملتا ہے۔ کیا آپنے کبھی غور کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ وقتاً فوقتاً شملہ ڈلہوزی وغیرہ پہاڑی مقامات پر کیوں تشریف لے جاتے ہیں؟

پہاڑوں کی بلندی اور بکھری ہوئی آبادی کی وجہ سے ہوا زیادہ خالص لطیف اور صحت بخش میسر آسکتی ہے۔ محض اسی ہوا کی خاطر حضور اسقدر اخراجات اور تکالیف برداشت کرتے ہیں۔

تعجب ہے۔ کہ لوگ سڑی گلی غذا کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ خراب پانی کوئی شخص پینا گوارہ نہیں کرتا۔ مگر اکثر اشخاص خراب و ناپاک ہوا میں سانس لینے سے ذرا نہیں ہچکچاتے کیا کبھی آپ نے کسی کو قے کی ہوئی غذا کھاتے دیکھا ہے؟ کھانا تو درکنار چمار و بھنگیوں تک اسے چھونا بھی پسند نہیں کرتے۔ مگر ہوا کے معاملہ میں یہ سب نفرت نہ معلوم کہاں چلی جاتی ہے اور اتنا بھی نہیں سوچا جاتا۔ کہ اندر سے نکلی ہوئی گندی ہوا قے سے بہر حال زیادہ گندی۔ نقصان دہ۔ اور قابل نفرت ہے۔

بہنو! یہ یاد رکھو! کہ ۹۹ فیصدی بیماریوں کا باعث اچھی ہوا کا نہ ملنا ہے۔ ہندوستان میں آجکل تپ دق کی بہت ترقی ہے۔ اس کا سبب بھی خراب ہوا ہی ہے۔

تازہ ہوا ہماری صحت کیلئے بے حد ضروری ہے۔ اور گندی ہوا خطرناک زہر ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہر ممکن ذریعہ سے پاک وصاف ہوا میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اور گندی و کثیف ہوا سے بچتے رہیں۔

منہ ڈھانپ کر کبھی نہ سونا چاہیئے۔ ہمارے مکانوں کے کواڑ۔ کھڑکیاں اور روشندان ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں۔ تاکہ تازہ ہوا کی آمد ہمیشہ جاری رہے۔ بند کمروں میں بود و باش رکھنا اور منہ ڈھانپ کر سونا خطرناک عادتیں ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بچہ رضائی میں لپٹا سویا ہوتا ہے۔ اور

KHILAFAT LIBRARY

تازہ ہوا نہ پہنچنے کے باعث دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ سردی کے دنوں میں بند کمروں میں کوئلے جلا کر سونے سے کئی اشخاص جانیں تلف کر بیٹھتے ہیں۔ مکانوں اور نالیوں کی صفائی کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ ٹٹیوں کی صفائی خاص طور پر لازمی ہے کیونکہ اس سے جو بدبو اٹھتی ہے۔ وہ تازہ ہوا میں مل جاتی ہے۔ اور وہی ہوا ہم سانس کے ذریعہ کھاتے ہیں۔ پاخانہ جانے کے بعد فوراً ہی خشک مٹی یا راکھ اوپر ڈال دینی چاہیئے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ بلی اور کتے فراغت کے بعد اپنے پاخانے کو ڈھانپ دیتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ان بے زبان جانوروں سے سبق لیکر فائدہ اٹھائیں۔ جگہ بجگہ تھوکنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے۔ تھوک میں مختلف امراض کے جراثیم ہوتے ہیں۔ تھوک خشک ہونے پر یہ جراثیم ہوا میں اڑ کر تندرست اشخاص کے اندر پہنچ جاتے ہیں۔ بعض بہنوں میں یہ بدعادت ہوتی ہے۔ کہ گھر کا کوڑا کرکٹ نکال کر باہر کوچہ و بازار میں پھینک دیتی ہیں۔ جہاں ہمیں اپنے گھروں کی صفائی کی ضرورت ہے۔ وہاں ارد گرد گلی کوچہ اور بدرروؤں کی صفائی کا بھی خیال ہونا چاہیئے۔ جب تک ہمارے گلی محلہ بلکہ شہر کی صفائی کا انتظام نہ ہو۔ صرف ہمارے گھروں کی صفائی بہت فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ گھر کا کوڑا کرکٹ سڑا گلا اناج۔ چھلکے۔ ساگ اور سبزی کے پتے وغیرہ ایک بالٹی میں ڈال کر بھنگن کے آنے تک ڈھانپ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہوا انکی سڑاندھ سے خراب نہ ہو ٭

نظیر بیگم بنت شیخ محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم - بٹالہ

دلچسپ معلومات

تتلے پن کا علاج

ایک مدرس نے تتلے پن کے علاج کا نیا طریقہ دریافت کیا ہے۔ جہاں کوئی بچہ بولتے بولتے اٹکتا ہے۔ مدرس کہتا ہے کہ بولنے سے پیشتر اپنے ایک پاؤں کا اگلا حصہ زمین سے اٹھا لے۔ اس طرح بچے کی توجہ دوسری طرف منعطف ہو جاتی ہے۔ اور وہ بے تکلفی کے ساتھ بولنا شروع کر دیتا ہے ٭

ملک کوریا کی بیوہ عورتیں

ملک کوریا میں عورتوں کی دوسری شادی منع ہے۔ پہلی شادی کے بعد خواہ ایک ہی دن میں عورت بیوہ ہو جائے اور خواہ کتنی ہی نوجوان کیوں نہ ہو اُسے دوسری شادی کی ضرورت نہیں ٭

شتر مرغ

شتر مرغ خشکی کا سب سے بڑا پرندہ ہے یہ آٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے اور اس کا وزن دو سے اڑھائی من ہوتا ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

حیرت انگیز بارش

انگلستان میں حال ہی میں کنٹ کے علاقہ میں۔ ایسی بارش ہوئی کہ شاید دنیا کے کسی حصے میں آج تک نہ ہوئی ہو۔ یہ صرف تیس فٹ چوڑے اور دو میل لمبے علاقہ میں ہوئی اور موسلا دھار ہوئی۔ لیکن اس علاقہ کے باہر ایک بوند بھی نہ پڑی۔

ایک مکان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسکے ایک حصے میں پانی بہ رہا تھا لیکن دوسرا حصہ بالکل خشک تھا۔

نسوانی حُسن کی جان آئرلینڈ کی ۔ ایک لڑکی آجکل لنڈن میں رہتی ہے۔ اور اس کا نام مس فرانسز برن ہے۔ اُسکے سر کے بال پانچ فٹ لمبے ہیں۔ اور جب وہ انہیں کھول کر کھڑی ہو جاتی ہے تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ (ماخوذ)

خاکسار عاجزہ سیدہ محسنہ خاتون احمدی اہلیہ سیّد کریم بخش صاحب احمدی کسٹم ہاوس ۔ کلکتہ

از مقام سرو ۔ کٹک

درخواست دُعا مصباحی بہنیں عاجزہ کے جسمانی رُوحانی ترقی کے لئے صدق دل سے دُعا کریں۔

خاکسار عاجزہ محسنہ خاتون احمدی اہلیہ سیّد کریم بخش صاحب

صنعت و حرفت

(۱) نسخہ گوٹا ۔ کلابتون زری دار چیز صاف کرنا۔

شراب میں ریٹھوں کے چھلکے پسے ہوئے ملا کر دھو لیں مثل نئے کے ہو جائیگا۔

(۲) نسخہ شیشہ جوڑنے کی ترکیب:۔

تھوڑا لسنس گلاس جسکو (جھلی سریس) کہتے ہیں اور اسپرٹ آف وائن ۔ یعنی شراب (یہ دونو چیزیں انگریزی دواخانہ سے یا کسی بڑی دوکان سے مل سکتی ہیں) قدرے پانی میں ڈالکر دھیمی آنچ میں گرم کریں اور ٹوٹے ہوئے شیشے کو جوڑتے جائیں یہ جوڑ بہت مضبوط رہتا ہے۔ اور بالکل معلوم نہیں ہوتا۔ دیگر چینی کا برتن جوڑنے کے واسطے۔ تھوڑا چونہ قلعی اور انڈے کی سفیدی ملا کر جوڑنا اچھا ہے۔

(۳) اونی کپڑے سے میل دور کرنا:۔

پاؤ بھر صابن کے ورق اُتار کر دو سیر پانی میں خوب جوش دو کہ مثل لعاب کے ہو جائے پھر اُس میں تولہ بھر تارپین کا تیل ڈال دو اور کپڑے کو اُس میں بھگا کر صاف پانی میں دھو کر پھر نمکین پانی سے دھو لو سب میل وغیرہ صاف ہو جائیگا۔

(۴) تانبے پیتل اور لوہے پر نام وغیرہ لکھنا:۔

جس برتن پر کچھ لکھنا منظور ہو اوّل خوب صاف کر کے موم پگھلا کر پھیلا دیں اور سرد ہونے پر کسی چیز سے گہرا لکھ دیں۔ پھر اُس لکھے ہوئے کی خالی جگہ پر تین قطرے نیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) ڈالدو تھوڑے توقّف کے بعد گرم پانی سے سب کو دھو ڈالیں۔ تحریر صاف کندہ ہو گی۔

(۵) دیگر اگر شیشہ پر تحریر کرنا منظور ہو۔ تو ترکیب مذکورہ کے بعد اس تحریر پر فلارک ایسڈ ڈالیں۔ چند منٹ بعد صاف حروف ظاہر ہونگے۔

(۶) اگر کسی کپڑے پر تیل یا گھی کا داغ پڑ جائے۔ تو پٹرول لگانے سے صاف ہو جاتا ہے۔

والسّلام ۔ صغریٰ بیگم اہلیہ شیخ عبد المالک صاحب لاہور

مصباح کے خریدار بڑھاؤ!

عجیب و غریب معلومات

(۱) تلی کے بغیر آدمی :-

علم جراحی کے تجربات آئے دن انسان کو حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے واقعات سننے میں آرہے ہیں جن کو مشکل سے باور کیا جاسکتا ہو۔ چنانچہ کلکتہ میں ہی دو ایسے آدمی موجود ہیں جنکے تلی نہیں ہے۔ اور جو زخمی ہو جانیکے باعث نکالی جاچکی ہیں ؛

(۲) چودہ برس کے بعد مال مسروقہ کی واپسی :-

نومبر ۱۹۱۴ء میں جب انگریزی فوج نے شہر آرمینٹریز واقع فرانس میں اپنے قدم جمائے تو ایک سپاہی نے شہر کے سب سے بڑے گرجا کے گھڑیال کی سوئیاں نکال ڈالیں دریافت کرنے پر جواب ملا کہ ان سوئیوں کو جاسوس لوگ جرمن توپ افگنوں کے لئے بطور سگنل استعمال کرتے ہیں۔ بات چونکہ قابل قبول تھی۔ اسلئے اُسوقت رفع دفع ہوگئی۔

لیکن ابھی تھوڑا عرصہ پہلے آرمینٹریز کے صدر بلدیہ کو ایک پارسل ملا ہے جس میں وہ دونو سوئیاں موجود ہیں۔ اور بھیجنے والا ظاہر کرتا ہے کہ میں وہی سپاہی ہوں جس نے یہ سوئیاں نکالی تھیں اور لکھتا ہے کہ چونکہ اس چوری کی وجہ سے اُسے گذشتہ سالوں میں بہت تکالیف پہنچی ہیں اسلئے وہ مجبوراً واپس کرتا ہے پرانا گرجا دوران جنگ میں تباہ ہوچکا ہے اور اب اُسکی جگہ نیا گرجا بن چکا ہے جس میں یہ عجیب و غریب سوئیاں لگادی جائینگی۔

(۳) رود بار انگلستان کو عبور کرنا :-

رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کرنا ایک کھیل سا ہوگیا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں جسقدر تیراکوں نے کوششیں کی ہیں اُن کی مثال پہلے کبھی نہیں ملتی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ عورتیں ہیں چنانچہ ابھی ابھی ایک اٹھارہ سالہ لڑکی مس لیڈل شارپ نے چودہ گھنٹے اور چھبیس منٹ میں دس میل لمبے پانی کے قطعہ کو اپنی قوت بازو سے عبور کیا ہے لیکن چونکہ یہ عرصہ اُسکے خیال میں ذرا زیادہ ہے اس لئے اُسکا ارادہ ایک بار اور کوشش کرنیکا ہے تاکہ وقت میں کمی ہوسکے ؛

(۴) بہتا ہوا کیچڑ کا بند :-

ریاست ٹراونکور میں آلپی نامی ایک بندرگاہ ہے۔ جو ایک عرصہ سے بند پڑی تھی۔ کیونکہ کھاڑی اور بڑے سمندر کے درمیان کیچڑ کا ایک بڑا بند نمودار ہوگیا تھا۔ اب یہ بند اپنی جگہ سے ہٹتا چلا جارہا ہے۔ اور خلیج کا تعلق بڑے سمندر سے پھر قائم ہو رہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ یہ متحرک بند سمندر کی تہ تک گہرا نہیں ہے بلکہ لکڑی کے بیم کی طرح سطح آب پر ہی تیرتا رہتا ہے۔ اور ہمیشہ اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ اور ربڑ کی طرح لچکدار ہے ؛

(۵) Sea Sickness (سمندری بیماری) :-

جن لوگوں کو جہاز میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے

نہیں معلوم ہوگا کہ Sea Sickness (سمندری بیماری) کسے کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جسکا شکار ہر نئے مسافر کو ہونا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بزرگان سلسلہ یورپ تشریف لے گئے تھے اُن میں سے بہتوں کی حالت قابل رحم ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر آر اے بینٹ نے اس مرض کا ایک نہایت ہی آسان علاج معلوم کیا ہے یعنی گرم پانی میں جسکا درجہ حرارت ۹۰ فارن ہیٹ ہو اگر مریض آنکھیں بند کرکے لیٹ جائے اور ایک آدھ گھنٹے تک یہ عمل جاری رکھے۔ تو بالکل شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اس عمل کا بہت ہی خطرناک حالتوں میں کامیابی سے تجربہ بھی ہو چکا ہے ؛

(۶) گھوڑے کی ٹرام گاڑی کا جنازہ :-

جرمنی کے شہر برلن میں ابھی تک ایک آدھ گھوڑے کی ٹرام گاڑی چلتی تھی۔ پچھلے دنوں اہل شہر نے انہیں بھی ہمیشہ کیلئے رخصت کر دیا۔ اور اُنکی جگہ موٹر بسوں نے اختیار کی۔ ان گاڑیوں کو الوداع کہنا ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس میں تمام شہر کے لوگوں نے حصہ لیا۔ ایک گاڑی میں باجے والے تھے جو سُریلی سُروں میں جنازہ کے گیت گاتے جاتے تھے۔ شہر کا ایک پورا چکر کاٹکر آخر کار سب نے نہایت عزت و تکریم کے ساتھ اصطبل کی راہ لی جہاں گھوڑوں کو گاڑیوں سے علیحدہ کر دیا اور گاڑیوں کو آخری مرتبہ سلام کہا۔

ہمارے لئے مقام حیرت تو صرف یہ ہے کہ وہ چیزیں جو یورپ میں قدامت کی وجہ سے منسوخ ہو رہی ہیں ہمارے

ہاں ابھی تک عام طور پر اُنکا نام بھی کوئی نہیں جانتا اور یہ ممکن بھی کب ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے بھائیوں کی تمام کوششیں صرف آپس میں لڑنے بھڑنے تک ہی محدود ہوں ؛

(۷) ایک بھاری مچھلی کا شکار کانٹے سے :-

موٹر کشتی پر سوار ہو کر ایک ملاح نے سیلسبوگ بوسٹن کے ساحل پر ایک ایسی مچھلی پر کانٹے سے قابو حاصل کیا جس کا وزن بیس من کے قریب تھا۔ مچھلی نے اپنی رہائی کی مقدور بھر کوشش کی اور قریب تھی کہ کشتی کو غرق کر دے لیکن شکاری کی جو خوش قسمتی تھی کہ اس نے آخر کار گولی کے نشانہ سے اُسے ہلاک کر دیا ؛

(۸) موٹر لاریوں میں سونے کا انتظام :-

لنڈن اور لورپول کے درمیان ایسی موٹر لاریاں بھی چلتی ہیں جن میں سونے کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ لاریاں رات دن دوڑتی رہتی ہیں۔ اور جہازوں کے عملہ کی طرح اُنکے ڈرائیور لوگ بھی باری باری سے ڈیوٹی بجا لایا کرتے ہیں ؛

(۹) کرنل فاسٹ :-

سنہ ۱۹۲۵ء میں رائل جیاگریفیکل سوسائٹی لنڈن کی طرف سے کرنل فاسٹ جنوبی امریکہ میں برازیل کے علاقہ میں اس بات کی جستجو کیلئے روانہ ہوا تھا تاکہ معلوم کرے کہ یہ کہاں تک درست ہے کہ "جنوبی امریکہ میں ایسا ایک پرانا شہر موجود ہے جس کا فرش سونے کا بنا ہوا ہے"۔ روانگی کے وقت اس نے ظاہر کیا تھا کہ اُسے کم از کم اس

ہم میں دو برس صرف کرنے ہونگے۔ لیکن دو کی بجائے تین برس گذر جانے کے بعد بھی اُسکا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اور اخیر یہی تسلیم کیا گیا ہے کہ "کرنل مذکور کو وہاں کے اصلی باشندوں نے جولائی ۱۹۲۵ء میں ہلاک کر دیا تھا"۔

لیکن اکثر دفعہ اُسکے متعلق عجیب و غریب اطلاعات شائع ہوتی رہتی ہیں کئی برس ہوئے بعض نے بیان کیا تھا کہ انہوں نے کرنل مذکور کو جنگلات میں زندگی کے بقیہ ایام گذارتے دیکھا ہے اور کہ وہ اور اُسکا لڑکا اپنے گذارے کیلئے معمولی کھیتی باڑی کر لیتے ہیں۔ اور چونکہ انہیں اپنی مہم میں ناکامی ہوئی ہے اسلئے واپس یورپ آنیکا ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن ایک مہینہ پہلے ایک فرانسیسی سیاح نے اُسکو بالکل اکیلے دیکھا ہے۔ اور دیر تک اُس سے بات چیت بھی کی ہے۔

سیاح مذکور کا بیان ہے کہ وہ اب نحیف الجسم بوڑھا ہے۔ کم و بیش دیوانہ ہو گیا ہے مچھروں نے کاٹ کاٹ کر اُسکی جلد کو برباد کر دیا ہے۔ اور بخار سے صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ سا رہ گیا ہے اور باوجود کمال کوشش کے اُس نے اپنی جگہ سے کہیں جانے سے انکار کر دیا ؛

(۱۰) گونگے کا علاج :-

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ گونگے کو اگر اچانک ڈرایا جائے۔ تو اسکی قوت گویائی عود کر آتی ہے۔ یہ خیال ہی نہیں بلکہ ثابت شدہ امر بھی ہے۔ مگر حال میں شہر نیویارک (امریکہ) میں ایک گونگے پر جب ایسا تجویز کیا گیا تو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا۔

گونگے کی عمر دس برس کی تھی جسے ہوائی جہاز میں سوار کیا گیا۔ اور جہاز کو اوپر نیچے بہت تیزی کے ساتھ مختلف سمتوں میں چلایا گیا۔ مگر گونگا ویسے کا ویسا ہی رہا اُلٹے دھماکوں سے اُسکی حالت اور بھی خراب ہو گئی لیکن سُنا گیا ہے کہ اُسکی ماں ایک دفعہ اور ایسا تجربہ کروانا چاہتی ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

(۱۱) عرب کے نامعلوم قبائل :-

مسٹر برٹرم تھوما۔ سُلطان مسقط کے مشیر مال نے بین الاقوامی مجلس شرقیہ کے اجلاس میں اعلان کیا کہ اس نے عرب کے وسط میں بعض نامعلوم علاقوں میں ایک سفر کے دوران میں ایسے چار پانچ قبایل کو بھی دیکھا جن کی زبان عرب بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں ان میں عجیب و غریب رسومات کا رواج ہے یعنی جوان عورتیں سر کے عین درمیان تمام لمبان میں آدھ انچ کی چوڑائی میں بال صاف کرا دیتی ہیں۔ جس سے بالوں کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔

مرد مونچھیں چٹ کرواتے ہیں۔ لیکن بالوں کا ایک گُچھا سا ٹھوڑی پر رہنے دیتے ہیں ؛

(۱۲) ایک پُرانا کتبہ :-

بھوانیسور واقع اُڑیسہ میں ایک ایسا کتبہ پتھر کی سِل کی شکل میں ملا ہے۔ جسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مہاراجہ اشوک کے زمانہ میں تیار کروایا گیا تھا۔ یہ کتبہ ہو بہو اُس کتبے کی نقل ہے جو رامنڈی واقع نیپال میں ہے۔ اور جس سے گوتم بدھ کی جائے پیدائش کا

بقیہ صفحہ ۱۶

KHILAFAT LIBRARY

حل طلب انعامی معمہ

ایک کسان نے اپنے مرنے کے بعد ترکہ میں ایک قطعہ زمین چھوڑا۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ اس قطعہ زمین سے بڑے بھائی نے بڑا ٹکڑا نمبر ا خود لے لیا۔ اور باقی دو ٹکڑے نمبر ۲ و ۳ منجھلے اور چھوٹے بھائی کو دیدیئے۔ لیکن وہ اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ ہم کیوں چھوٹے ٹکڑے لیں۔ ہم بھی برابر کے حقدار ہیں۔ اس لئے سب کو ایک جیسی اور ہم شکل زمین ملنی چاہیئے۔ نیز کنوئیں کا پانی بھی سب کی زمین کو لگ جاوے۔ اور ایک دوسرے کی زمین سے گذر کر پانی نہ جاوے۔ اب بتاؤ وہ قطعہ زمین کسطرح ہم شکل اور مساوی تقسیم کیا گیا؟ شکل قطعہ زمین کی حسب ذیل ہے:-

نوٹ:- صحیح حل کرنیوالی مصباحی بہنوں میں سے جسکا نام بذریعہ قرعہ نکلیگا اسے دربثمین فارسی انعام بھیجا جاویگی

راقمہ۔ حمیدہ بیگم بنت محمد حسین صاحب کاتب قادیان

دوسرا معمہ

نیچے لکھے ہوئے حروف میں چند مشہور ہستیوں کے اسماء گرامی مخفی ہیں۔ مثلاً

ااال ہ ہ ز ف ط ر م سے مراد فاطمۃ الزہرا ہے۔

(۱) اال ل م م س و د ح ر ہ (۲) اال ل ی و ہ ہ م ع ر ب
(۳) اال ل ی ی م م ہ د ک س (۴) اال ل ی ی ح س س م ح ہ ر
(۵) ااال ل ل م م ی د ح غ ب (۶) ا ب ب ی ص ک ق ر و ہ۔
(۷) ا ر ر ق ق ف ع ہ م ۔ ہ ن (۸) اال ہ و ن ن ن ی ر م ش ع ذ۔
(۹) ال ی ی ر د ش ع خ (۱۰) اال م ر ن ن ی ع ظ و د
(۱۱) اال م م م د د د ی ی ح ح ش و ب ن ر۔ (۱۲) اال ی ف خ د ہ س۔

عاجزہ عزیز بیگم از مانسہ

تیسرا معمہ

ایک آدمی ایک کشتی میں سوار ہے۔ اس کشتی میں کوئلے اور ریت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ آدمی بیمار ہے۔ اور اس نے نماز پڑھنی ہے۔ نیز گرمیوں کے دن ہیں بتاؤ نماز کس طرح پڑھیگا۔ پانی سے بیماری بڑھ جانیکا۔ اور کوئلے سے منہ کالا ہونے کا۔ اور ریت سے ہاتھوں کے جلنے کا خوف ہے*

زہرہ بنت میاں عبدالرشید صاحب احمدی چیف ڈرافٹسمین۔ امرتسر

اساتذہ کو ٹی پارٹی

۱۱ر اکتوبر بعد از نماز عصر طالبات مدرسۃ الخواتین قادیان نے اپنے اساتذہ مولوی شیر علی صاحب و سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ایڈریس دینے جانے کیلئے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا۔

کولمبو۔ ۶۔ اکتوبر) ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ایک پنجی بندا کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چل رہا تھا کہ اس نے ایک لڑکی کو جو اس کے ہاں ملازم تھی۔ ہاتھوں پر تیل ڈالا اور سرخ چیونٹیوں سے اس کے جسم پر کٹوایا۔ اسے لڑکی پر شک تھا۔ کہ اس نے گھر سے کچھ مال چرایا ہے۔ عدالت نے اس شخص کو دو سال قید سخت اور دس کوڑے لگائے جانے کی سزا دی* (ماخوذ)

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)